حسب فرمائش زینت العلماء پاسبان مسلک رضا
علامہ ابوداود محمد صادق قادری رضوی

التحریر فی التعبیر

المعروف

جوابِ خواب

مجدد اعظم اعلیٰ حضرت امام اہلسنّت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خواب پر اعتراضات کا مسکت جواب

از قلم

اثر خامۂ امام اہلسنت علمبردار مسلک اعلیٰ حضرت
مولانا محمد حسن علی رضوی بریلوی میلسی

باہتمام
مولانا ابوالخیر محمد الطاف قادری رضوی

پیشکش
انجمن انوار القادریہ
جمشید روڈ نمبر 3 کراچی فون 2435088

انجمن انوار القادریہ کا اشاعتی فارم پُر کیجیئے اور انجمن انوار القادریہ کے اشاعتی رُکن بنیے۔

ہر ماہ آپ کی خدمت میں ایک نیا رسالہ گھر بیٹھے پہنچ جائے گا۔

اَلحمدُ لِلّٰہ اِس پر بہار نعمت سے فائدہ اٹھایئے۔

سالانہ فیس ۱۲۵ روپے۔ کراچی اور کراچی سے باہر والے حضرات منی آرڈر کے ذریعے بھی رقم ارسال کر سکتے ہیں۔

امید ہے آپ ضرور انجمن انوار القادریہ کے رکن بننا پسند کریں گے۔

انجمن انوار القادریہ

پتہ: مرکزی دفتر انجمن انوار القادریہ
A/159 حیدر آباد کالونی جمشید روڈ نمبر ۳
کراچی پاکستان۔ فون: ۲۴۳۵۰۸۸

تاثرات از

تاج العلماء زینت الفضلاء، سرمایہ ملت اسلامیہ

حضرت علامہ مولانا ارشد القادری رضوی برکاتی مدظلہ العالی (انڈیا)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ نصلی ونسلم علی رسولہ الصادق الامین

آج انجمن انوار القادریہ جمشید روڈ کراچی میں جلسہ ختم قرآن میں حاضری کی سعادت حاصل ہوئی۔ یہ اہل سنت کی ایک نہایت فعال و متحرک تنظیم ہے۔ اس میں چیئرمین حضرت مولانا الطاف قادری اور وائس چیئرمین حضرت مولانا محمد فیصل نقشبندی ہیں۔ جو نہایت پاکیزہ جذبات اور بہت خوبیوں کے مالک ہیں۔

اہل سنت میں دینی فکری اور تعلیمی فروغ کے لئے انجمن انوار القادریہ کے کارنامے آب زر سے لکھنے کے قابل ہیں جو صرف کاغذ پر نہیں ہیں بلکہ پیکر محسوس میں دیکھے جاسکتے ہیں۔ یہ معلوم کرکے مجھے بے پایاں مسرت ہوئی کہ انجمن کے زیر اہتمام مختلف مقامات پر آٹھ مدارس چل رہے ہیں جن میں اٹھارہ سو(۱۸۰۰) طلباء و طالبات کو مسلک اہلسنت کے عقائد و اعمال اور اسلام کے اخلاقی و دینی تعلیمات، اور امام احمد رضا فاضل بریلوی کے پیغام عشق و عقیدت کے انوار و برکات سے مزین کیا جارہا ہے۔

یہ اطلاع بھی ہمارے باعث حیرت و مسرت ہوئی کے انجمن کے اکثر علمی و تہذیبی مراکز اپنی ذاتی عمارتوں میں چل رہے ہیں۔

اپنے پروگراموں اور منصوبوں کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لئے انجمن کے پاس صدقات و عطیات کے علاوہ کوئی مستقل ذریعہ آمدنی نہیں ہے۔

رمضان المبارک کے اس موسم رحمت و نور میں ہم مخیر حضرات سے پرجوش اپیل کرتے ہیں کہ وہ دل کھول کران کی مدد کریں۔

میں صمیم قلب کے ساتھ دعا کرتا ہوں کہ مولائے قدیر اپنے حبیب لبیب ﷺ اور اپنے محبوب سرکار غوث الوری کے صدقے و طفیل میں پردہ غیب سے وسائل کے دروازے کھولدے۔ اور انجمن کے مخلصین کو اپنی رحمت بے پایاں سے سرفراز و بامراد فرمائے۔

ویرحم اللہ عبدا قال امینا

دعاگو

ارشد القادری

بانی و مہتمم جامعہ حضرت نظام الدین اولیاء

ذاکر نگر، نئی دہلی نمبر ۲۵ فون نمبر ۶۹۲۴۷۴۱ / ۰۱۱

الصلوٰة والسلام علیک یارسول اللہ

سلسلہ اشاعت ______ سینتیسویں (۳۷)

کتاب کا نام ______ التحریر فی التعبیر المعروف "جواب خواب"

مولف ______ حضرت علامہ مولانا

محمد حسن علی رضوی قادری مدظلہ العالی

ناشر ______ شعبہ نشرواشاعت

انجمن انوار القادریہ جمشید روڈ کراچی نمبر ۳

سن اشاعت ______ محرم الحرام۔ ۱۴۱۹ھ مئی۔ 1998

تعداد ______ 2000

خوشخبری

۱۲۵ روپے سالانہ فیس جمع کرا کر ہر ماہ ایک نیا خوبصورت رسالہ گھر بیٹھے حاصل کیجئے انجمن انوار القادریہ کی اس اشاعتی سرگرمی میں حصہ لے کر دینی معلومات میں اضافہ کیجئے۔ فیس منی آرڈر کے ذریعہ بھی جمع کرائی جاسکتی ہے۔

نوٹ:۔ بذریعہ ڈاک منگوانے والے حضرات قیمت اور ڈاک ٹکٹ ارسال کریں۔

انجمن انوار القادریہ ٹرسٹ کے زیر اہتمام وقتاً فوقتاً لوگوں کی اصلاح و خبرگیری کے لئے مختلف مسائل اور عنوانات پر کتابیں اور لٹریچر شائع کئے جاتے ہیں۔

یہ کتاب التحریر فی التعبیر المعروف "جواب خواب" انجمن انوار القادریہ کے سلسلہ اشاعت کی سینتیسویں (۳۷) کڑی ہے۔

اللّٰہ رب محمد صلی اللہ علیہ وسلما
نحن وعباد محمد صلی اللہ علیہ وسلما

معاندانہ طرز عمل کا تحقیقی تعاقب

دیوبندی وہابی فرقہ کو اپنے اکابر کی شرمناک توہین آمیز عبارتوں اور گستاخانہ کتابوں پر تو کوئی ندامت نہیں نہ وہ اپنے مسلمہ اکابر کے گستاخانہ عقائد وعبارات کی قرار واقعی صحیح ومعقول تاویل پیش کر سکے ہیں نہ علی الاعلان گستاخانہ عبارات سے توبہ اور رجوع کی توفیق نصیب ہوئی۔ اب وہ بیکسی وبے چارگی کے عالم میں اپنے اکابر کی گستاخانہ عبارات اور گستاخانہ خوابوں پر پردہ ڈالنے کے لیے سیدنا امام اہلسنت سرکار اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت فاضل بریلوی رضی اللہ عنہ جیسے پیکر عشق رسالت فدائے شان نبوت پر محض دل کی بھڑاس نکالنے کے لیے توہین وتنقیص کے مختلف النوع لایعنی الزامات لگاتے اور افترات اٹھاتے رہتے ہیں جن میں سرفہرست حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی امامت کے دعوے والا من گھڑت الزام بھی ہے۔ کہتے ہیں کہ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی نے لکھا ہے:۔

ان (مولوی برکات احمد صاحب) کے انتقال کے دن مولوی سید امیر احمد صاحب مرحوم خواب میں زیارت اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرف ہوئے گھوڑے پر تشریف لیے جاتے ہیں عرض کی یا رسول اللہ حضور کہاں تشریف لے جاتے ہیں۔ فرمایا۔ برکات احمد کے جنازہ کی نماز پڑھنے۔

الحمد للہ یہ جنازہ مبارکہ میں نے پڑھایا۔

(ملفوظات اعلیٰحضرت حصہ دوم)

اس خواب پر مخالفین واہی تباہی بکتے ہیں۔ دیکھو اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی امامت کا دعوے کر دیا۔ حضور علیہ السلام کو معاذ اللہ اپنا مقتدی بنالیا وغیرہ ذلک من الخرافات

بندہ اس معاندانہ اعتراض کا بیس پچیس سال سے مسلسل جواب دے رہا ہے۔ دیکھو قہر خداوندی۔ برق آسمانی وغیرہ وغیرہ۔

لیکن افسوس کہ اس تردید شدہ الزام کا اعادہ کیا جارہا ہے اور اس کی جو وضاحت ہم کرتے چلے آرہے ہیں اس کا جواب نہیں دیا جاتا جس کا مقصد صرف معاندانہ پراپیگنڈہ اور دل کا بخار نکالنا ہے

سب سے پہلے تو اگر معاندین و حاسدین اعلیٰ حضرت بغیر کسی اندرونی بغض و عناد کے غور کرتے تو اعتراض کی گنجائش ہی نہ پاتے۔ سیدنا اعلیٰ حضرت امام اہلسنّت قدس سرہ کی عبارت اپنے الفاظ میں ہرگز ہرگز یہ نہیں کہ میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا امام تھا اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام میرے مقتدی تھے، اپنی طرف سے محض لفاظی کے زور پر یہ مفہوم کشید کرنا بڑے درجہ کی جسارت و بد دیانتی ہے

دوم یہ کہ دیوبندی وہابی نجدی عقیدہ میں تو معاذ اللہ ثم معاذ اللہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام مر کر مٹی میں مل گئے ہیں (العیاذ باللہ) تو ان کے اپنے عقیدہ کے بقول نہ آپ زندہ و حیات النبی ہیں۔ نہ آپ کو کسی غلام یا امتی کے انتقال کرنے کا علم ہے۔ نہ مزار اقدس سے کہیں تشریف لے جانے کی طاقت و قدرت آپ کو عطا فرمائی گئی ہے نہ آپ حاضر و ناظر ہیں تو پھر ان کے اپنے عقیدہ و مسلک کے اعتبار سے یہ گستاخی اور توہین کیسے ہو گئی؟

گستاخی و توہین کا شبہ تو اس وقت ہو سکتا ہے جب دیوبندی وہابی یہ اقرار کریں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو شرق و غرب میں اپنے غلاموں کے انتقال کی خبر اور علم ہے۔ کون کس جگہ فوت ہوا اور کس وقت نماز جنازہ ہو گی۔

یہ تسلیم کریں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام بحیات حقیقی دنیاوی زندہ ہیں اور جس جگہ چاہیں تشریف لے جانے کی طاقت اور قدرت رکھتے ہیں اور بیک وقت متعدد مقامات پر جلوہ گری فرما سکتے ہیں اور موجود ہو سکتے ہیں اور نہ صرف مولوی برکات احمد صاحب قادری علیہ الرحمۃ بلکہ جس کسی اپنے شیدائی و فدائی غلام کی نماز جنازہ میں چاہیں جلوہ گری فرما سکتے ہیں۔

مگر نہیں تقویۃ الایمان۔ براہین قاطعہ۔ فتاوےٰ رشیدیہ امداد الفتاویٰ وغیرہ کتب ایسے عقائد کی اجازت نہیں دیتے تو جب تمہارا یہ عقیدہ ہے ہی نہیں کہ حضور علیہ السلام علم غیب رکھتے ہیں۔ حیات النبی ہیں حاضر و ناظر ہیں تو پھر تمہارے نزدیک نہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف لائے

نہ نماز جنازہ پڑھی۔ نہ ان کو مولوی برکات احمد صاحب کے انتقال کا علم نہ آپ کو تشریف لانے اور جلوہ آرائی فرمانے کی طاقت و قدرت تمہارے کتابی مذہب کے مطابق جب یہ عقائد ہیں ہی کفر و شرک تو اعلیٰ حضرت امام اہلسنت پر اعتراض کرو اور امامت کرانے کا افتراء باندھو تو کافر و مشرک بن کر اعتراض کرو اور افتراء باندھو۔ اور یہ افتراء باندھنے اور الزام دینے سے پہلے اعلان کر دو کہ ہم دیوبندی نجدیوں وہابیوں کے علم غیب حیات النبی۔ حاضر و ناظر کے مسئلہ میں امام اہلسنت مولانا احمد رضا خاں فاضل بریلوی والے عقائد ہیں اور ہم سنیوں بریلویوں کے ہم عقیدہ ہیں۔

خواب کی بات دیوبندی مولویوں کے نزدیک حجت نہیں

دیوبندی وہابی مولوی عموماً خواب میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو دیکھ کر مولوی اشرف علی تھانوی کے یہ تعبیر کرنے پر کہ

"کم سن عورت ہاتھ آئے گی" (الامداد ماہ صفر ۱۳۳۵ھ) کی تاویل کرتے ہوئے اور تھانوی کلمہ لا الٰہ الا اللہ اشرف علی رسول اللہ اور تھانوی درود اللّٰھم صل علیٰ سیدنا نبینا و مولانا اشرف علی کی یوں تاویل کرتے ہیں کہ یہ خواب کی باتیں ہیں خواب کی بات پر فتوے نہیں لگ سکتا۔"

مولوی منظور سنبھلی

چنانچہ مشہور دیوبندی سلطان المناظرین مولوی منظور سنبھلی مدیر "الفرقان" کہتا ہے:۔

"یہ مسلمہ مسئلہ ہے کہ خواب کی بات پر کوئی حکم شرعی عائد نہیں ہوتا۔ اگر کوئی کافر خواب میں اسلام لے آئے تو اس کا اسلام معتبر نہیں اور اسی طرح اگر کسی مسلمان سے خواب میں کلمات کفر سرزد ہو جائیں تو وہ ان کی وجہ سے کافر نہیں ہوتا۔

حدیث شریف میں ہے لا تفریط فی النوم نیند میں جرم جرم نہیں۔ آپ ہی بتائیے اگر کوئی شخص خواب میں زنا کرے تو کیا آپ اس پر حد جاری کرائیں گے۔"

(فتح بریلی کا دلکش نظارہ ص۴۹)

اس کے حاشیہ میں ہے :-

فقہ حنفی کی مشہور متداول کتاب شامی میں امام ابن الہمام کی تحریر الاصول کے حوالہ سے منقول ہے۔ تبطل عبارانه من الاسلام والردة والطلاق ولم توصف بخبر و انشاء وصدق وکذب کالحان الطیور۔ سونے والے کا کلام (مثلاً) اسلام لانا یا مرتد ہو جانا یا طلاق دینا یہ سب لغو اور بے کار ہے۔ نہ اس کو خبر کہا جا سکتا ہے نہ انشاء اور نہ سچ نہ جھوٹ مثل پرندوں کی آواز کے ہے۔

(حاشیہ فتح بریلی کا دلکش نظارہ ص۴۹)

مولوی سرفراز گکھڑوی دیوبندی

مذکورہ بالاحوالوں کے واقعات تھانوی کلمہ تھانوی درود اور سیدہ عائشہ صدیقہ کے تشریف لانے کے واقعہ کی تعبیر کی تاویل کرتے ہوئے مشہور دیوبندی مصنف مولوی سرفراز صاحب گکھڑوی دیوبندی لکھتا ہے :-

"خواب نیند کی حالت میں دیکھا جاتا ہے اور نیند کی حالت میں جو کلمات زبان سے سرزد ہوتے ہیں شریعت میں ان کا کوئی اعتبار نہیں ہوتا بالفرض اگر کسی سے بحالت نیند کلمات کفریہ سرزد ہوں تو اس پر کفر و ارتداد کا فتویٰ نہیں لگ سکتا کیونکہ وہ شرعاً مرفوع القلم ہے اور نیند کی حالت میں ایسے کلمات صادر ہونے کی وجہ سے وہ مجرم نہیں ہوگا۔

(عبارات اکابر حصہ اول ص۲۰۵)

یوسف رحمانی

ایک ننھا منا نومولود نقلچی دیوبندی مناظر یوسف رحمانی لکھتا ہے :-

حدیث پاک میں خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ نابالغ بچے، مجنون اور نیند کرنے والے پر شرعی حکم نافذ نہیں ہوتا..... بحالت خواب کسی عورت سے ہمبستری کرنے والے پر شرعی طور پر زنا کی حد نہیں ہوتی۔ ملخصاً

(سیفِ رحمانی ص ۲۵/۲۶)

دیگر متعدد دیوبندی اکابر مصنفین و مناظرین بھی ایسا ہی لکھتے ہیں اختصار مانع ہے ورنہ مزید چھ سات حوالہ جات نقد موجود ہیں جب دیوبندی وہابیوں کے نزدیک خواب کی بات پر حکم شرعی نہیں لگایا جا سکتا تو پھر اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ کے اس واقعہ پر جو مولوی امیر احمد صاحب کے خواب پر مبنی ہے کس طرح گستاخی کا الزام لگایا جا سکتا ہے اور بے ادبی قرار دیا جا سکتا ہے ؟ یاد رہے کہ سیفِ رحمانی پر وی غلام خاں، مولوی محمد شریف شیخ الحدیث خیر المدارس کی تصدیق شدہ ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خواب میں ارشاد فرمانے کہ میں مولوی برکات احمد کی نماز جنازہ پڑھنے جا رہا ہوں اپنے بقول خلاف نصوص قطعیہ کے کیسے مان لیا ؟ کیونکہ اس طرح نمازِ جنازہ میں جسد عنصری اور وجود باوجود کے ساتھ خود تشریف لے جانا تو دیوبندیوں وہابیوں کے ہاں نہ صرف ناجائز بلکہ معاذ اللہ کفر و شرک پر مبنی عقیدہ ہے۔ اور ان کے ہاں خواب حقیقت پر مبنی نہیں ہوتے تو اپنے عقیدہ و مسلک کے اعتبار سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خواب میں یہ فرمانے کہ میں مولوی برکات احمد کی نمازِ جنازہ پڑھنے جا رہا ہوں ایسا ہونا ممکن ہی نہیں تو ان کے اپنے بقول جب حضور تشریف لائے ہی نہیں تو سیدنا امام احمد رضا قدس سرہٗ کے مقتدی کیسے ہو گئے ؟ اور جب نہ تشریف لائے نہ مقتدی ہوئے تو پھر امام احمد رضا کو محض اپنے خیال خام سے تم نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا امام اور معاذ اللہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مقتدی کیسے بنا دیا ؟ یہ بے ادبی گستاخی اور افتراء پردازی خود تم نے کی اور اس افتراء سے خود تم کو توبہ کرنی چاہیئے

خصوصی توجہ طلب بات

اور غور وفکر کی مستحق بات یہ ہے کہ جناب مولوی سید امیر احمد صاحب کو یہ خواب عین نمازِ جنازہ کے وقت تو نظر نہیں آرہا تھا کہ نمازِ جنازہ بھی ہو رہی ہے اور عین نمازِ جنازہ کے وقت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام گھوڑے پر تشریف لا رہے ہیں اور نزول اجلال فرما رہے ہیں نہ مولوی سید امیر احمد صاحب نے اپنے خواب میں یہ بتایا کہ میں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو معاذ اللہ اعلیٰ حضرت کی اقتدا میں جماعت نماز میں شریک ہوتے دیکھا۔ لہٰذا ماننا پڑے گا۔ اس حقیقت کا اعتراف کرنا پڑے گا کہ یہ خواب نمازِ جنازہ سے قبل یا نمازِ جنازہ کے بعد دیکھا گیا۔ اس صورت میں حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی عالم میں اپنی شان ارفع و اعلیٰ کے مطابق نمازِ جنازہ پڑھی جس عالم میں جلوہ گری فرمائی اور تشریف آوری ہوئی۔ سیدنا اعلیٰ حضرت کا بھی یہ دعوے اور اعلان نہیں کہ میں نے خود دیکھا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تشریف لا کر میری اقتدا میں نمازِ جنازہ پڑھی مقتدیوں کا بھی یہ دعوےٰ نہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تشریف لا کر سیدنا امام احمد رضا قدس سرہ کی اقتدا میں ہمارے برابر کھڑے ہو کر نمازِ جنازہ پڑھی جب خواب دیکھنے نمازِ جنازہ پڑھانے والے نمازِ جنازہ میں شریک مقتدیوں میں سے کسی کا بھی یہ دعوےٰ اور مشاہدہ نہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اعلیٰ حضرت الامام بریلوی قدس سرہ کی اقتدا میں نمازِ جنازہ پڑھی تو پھر محض کھینچا تانی اور جوڑ توڑ کر یہ مفروضہ کیوں تیار کیا جا رہا ہے کہ امام احمد رضا علیہ الرحمۃ نے دعوےٰ کیا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے میری اقتدا میں مولوی برکات احمد کی نمازِ جنازہ پڑھی ہو کیا لایعنی الفاظ و بیان کے استعمال کی گستاخی سے بھی دیوبندیوں وہابیوں کی روح کو تسکین ہوتی ہے۔

> وہ بات سارے فسانے میں جس کا ذکر نہ تھا
> وہ بات اُس کو بہت ناگوار گزری ہے

اعلم وجاہل تھے اور پھر تعجب وحیرت یہ ہے کہ اپنے زعم جہالت وزعم بغض عناد میں ایک طرف تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی امامت کا الزام لگا رہے ہیں اور اس کو بے ادبی وگستاخی قرار دے رہے ہیں لیکن اس کے باوجود مولوی خلیل احمد انبیٹھوی نے المہند میں، مولوی اشرف علی تھانوی نے قصص الاکابر والافاضات الیومیہ میں۔ اشرف السوانح میں، مولوی انور کاشمیری نے حیات انور میں، مولوی بہار الحق قاسمی نے وقت کی پکار قسط دوم میں، خالد محمود مانچسٹروی نے مطالعہ بریلویت میں مفتی عزیز الرحمن دیوبندی نے فتاوی دار العلوم دیوبند میں، مفتی محمد شفیع دیوبندی کراچوی نے اپنے فتاوی میں نہ اعلیحضرت علیہ الرحمۃ کی تکفیر کی بلکہ ان کی اقتداء میں جواز نماز کا فتوے دیا اور اعلی حضرت قدس سرہ کو مسلمان مانا ہے تو آجکل طفل مکتب دیوبندی وہابی مولویوں کی کیا وقعت وحیثیت ہے کیا معاذ اللہ کوئی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا گستاخ بھی مسلمان ہو سکتا ہے؟ کیا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنا مقتدی بنانے والا مسلمان ہو سکتا ہے؟ لہذا ماننا پڑے گا کہ یہ تانا بانا ہی غلط اور مبنی بر دجل وفریب ہے۔

اعلیحضرت قدس سرہ کے عقائد واعمال ومسلک میں معاذ اللہ ذرہ بھر بھی توہین وتنقیص اور اور گستاخی کا شائبہ ہوتا تو اکابر دیوبند ان کی ضرور تکفیر کرتے اور ان کی اقتداء میں جواز نماز کے فتاوے نہ دیتے۔

بعض لوگوں کا غلط استدلال

یہاں یہ بات سراسر غلط باعث حیرت وتعجب ہے کہ دیوبندی وہابی وغیرہ بے ادب گستاخ فرقے تو خواب میں حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی امامت کرانے اور امام بننے کو بے ادبی گستاخی قرار دیتے ہیں۔ حالانکہ یہ ان کی خام خیالی اور معاندانہ جذبہ سے مغلوب الغضب ہو کر محض الزام تراشی ودل کی بھڑاس ہے۔ ورنہ امام اہلسنت سیدنا اعلی حضرت رضی اللہ عنہ کے کلام وملفوظات کی عبارت میں ایسا کوئی دعوٰی یا عندیہ نہیں کہ معاذ اللہ میں نے حضور نبی اکرم رسول محترم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھائی

حضور کی شان ارفع و اعلیٰ ہر جہت و عنوان سے بے نظیر و بے مثال ہے

جس طرح حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان ارفع و اعلیٰ برتر و بالا ہر جہت سے بے مثل بے مثال و بے نظیر ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تخلیق عام انسانوں کی طرح نہیں. ولادت مقدسہ عام انسانوں کی طرح نہیں. کھانا پینا عام لوگوں کی طرح نہیں. بول و براز مقدسہ عام لوگوں کی طرح نہیں. شادی بیاہ عام لوگوں کی طرح نہیں. نماز روزہ عام لوگوں کا سا نہیں، وصال مبارک عام لوگوں کا سا نہیں. الغرض ہر عنوان سے بے مثل بے مثال ہیں اور مذکورہ بالا عناوین پر بکثرت دلائل و شواہد موجود ہیں. اسی طرح نماز باجماعت ہونے کی صورت میں اگر جلوہ گری فرمائیں گے تو اپنی شان ارفع و اعلیٰ کے مطابق مقتدی نہیں ہوں گے امام کے امام ہوں گے. چنانچہ حدیث شریف اس پر شاہد و موجود ہے اور حدیث شریف کے الفاظ مبارکہ یہ ہیں :-

چنانچہ ایام علالت میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ایسے وقت میں تشریف لائے کہ سیدنا صدیق اکبر عتیق اطہر رضی اللہ عنہ نماز باجماعت پڑھا رہے تھے سرکار صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے (ان کے بائیں طرف ہو کر) سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ پیچھے ہٹنا چاہتے ہیں لیکن سرکار منع نہیں فرماتے اور سرکار صلی اللہ علیہ وسلم ان کے بائیں طرف ہو کر نماز شروع فرما دیتے ہیں. حدیث شریف کے الفاظ مبارکہ یہ ہیں :-

کنا نقتدی بابی بکر وابو بکر کان یقتدی برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

یعنی ہمارے امام حضرت ابو بکر صدیق تھے اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے امام امام الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام تھے۔

(بخاری شریف و مدارج النبوت)

مسلم شریف میں بھی یہ حدیث شریف ان الفاظ کے ساتھ مرقوم ہے :-

فجاء حتی جلس عن یسار ابی بکر فکان ابو بکر یصلی قائما وکان رسول اللہ

(صلی اللہ علیہ وسلم یصلی قاعداً یقتدی ابو بکر بصلاۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والناس یقتدون بصلاۃ ابی بکر۔

اسی طرح بخاری شریف میں مزید ایک حدیث شریف موجود ہے واقعہ یہ ہے کہ:۔

حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم بنی عمرو بن عوف میں صلح کے لیے تشریف لے گئے تھے نماز کا وقت آنے پر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھانی شروع کی اتنے میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے اور صحابہ کرام کی تصفیق کے بعد حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہٹ کر صف میں آگئے اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے آگے بڑھ کر نماز پڑھائی الخ

مگر انکی الٹی کھوپڑی اور الٹا ذہن ہزار میل الٹا سوچتا ہے۔ حقیقت یہ ہے حضور علیہ الصلوٰۃ و السلام جب کبھی ایسے وقت نزول اجلال فرمائیں کہ جماعت ہو رہی ہے تو امام فوراً مقتدی ہو جائے گا اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اس امام کے بھی امام اور مقتدی ہوں گے مگر وہابی چونکہ اپنے جیسا بشر سمجھتے ہیں تو ان کا دماغ یہی تصور کرے گا کہ ہماری طرح پیچھے کھڑے ہوں گے اور مقتدی بنیں گے۔ لہٰذا اپنی مثل سمجھتے ہوئے بے دھڑک اور بے دغدغہ کہہ دیا کہ مولانا احمد رضا خاں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی امامت کا دعوےٰ کیا

ع نجدیا سخت ہی گندی ہے طبیعت تیری

؎ اُلٹی سمجھ کسی کو بھی ایسی خدا نہ دے دے موت نجدیوں کو پر یہ بد ادا نہ دے

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام زندہ ہیں اپنی قبر میں نماز پڑھتے ہیں

مشہور دیوبندی مولوی خلیل احمد انبیٹھوی مصنف براہین قاطعہ حیات النبی کے متعلق دیوبندی مولویوں کے عقیدہ و مسلک کا بیان کرتے ہوئے لکھتا ہے:۔

ہمارے نزدیک اور ہمارے مشائخ کے نزدیک حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی

قبر مبارک میں زندہ ہیں آپ کی حیات دُنیا کی سی ہے...... یہ حیات برزخی نہیں ہے جو تمام مسلمانوں کو بلکہ سب آدمیوں کو چنانچہ علامہ سیوطی نے اپنے رسالہ انبار الاذکیاء بحیاۃ الانبیاء میں تصریح لکھا ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں کہ علامہ تقی الدین سُبکی نے فرمایا ہے کہ انبیاء اور شہید کی قبر میں حیات ایسی ہے جیسی دنیا میں تھی اور موسیٰ علیہ السلام کا اپنی قبر میں نماز پڑھنا اس کی دلیل ہے کیونکہ نماز زندہ جسم کو چاہتی ہے۔

(المہند عقائد علمائے دیوبند ص)

نوٹ

اس کتاب پر دیوبندی شیخ الہند مولوی محمود الحسن ، دیوبندی حکیم الامت اشرف علی تھانوی ، مفتی کفایت اللہ دہلوی ، مولوی عاشق الٰہی میرٹھی ، مولوی مفتی عزیز الرحمٰن دیوبندی ، مولوی احمد حسن امروہوی ، مولوی حبیب الرحمٰن نائب مہتمم مدرسہ دیوبند ، مولوی محمد احمد مہتمم مدرسہ دیوبند جیسے چوٹی کے اکابر دیوبند کی مہر و تصدیق موجود ہیں۔

بانی مدرسہ دیوبند مولوی محمد قاسم نانوتوی نے حیات الانبیاء کے موضوع پر ایک کتاب آب حیات تصنیف کی ہے۔ مولوی رشید احمد گنگوہی دیوبندی نے بھی رسالہ ہدایۃ الشیعہ اور رسالہ حج وغیرہ میں اس کی تائید و تصریح کی ہے۔

جب ان تمام حوالہ جات سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا حیات النبی ہونا اور اپنی قبر انور میں نماز پڑھنا ثابت ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی قبر انور میں نماز پڑھتے ہیں اور حدیث شریف میں بھی ہے :۔

جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام معراج شریف پر تشریف لے گئے مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ کو تشریف لے جاتے ہوئے ملک مصر سے گزر ہوا تو ملاحظہ فرمایا موسیٰ

علیہ السلام اپنی قبر میں کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے ہیں۔

(بخاری شریف)

جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سیدنا موسیٰ علیہ السلام اور دیگر انبیاء و رسل علیہم السلام کا زندہ ہونا اور اپنی قبروں میں نماز پڑھنا ثابت ہے اور مسلمہ اکابر دیوبند و وہابیہ اقراری ہیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی قبر انور میں نماز پڑھتے ہیں۔ قبر انور اور روضہ اطہر مسجد نبوی شریف سے بہت متصل ہے تو وہابیہ اپنے انداز فکر اور سطحی ذہن کے مطابق جواب دیں کیا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام مسجد نبوی شریف میں (معاذ اللہ) نجدی وہابی ائمہ کی اقتداء میں نماز پڑھتے ہیں؟ — جب زندہ ہیں نمازیں پڑھتے ہیں مسجد نبوی انتہائی قریب ہونے ہوئے وہاں نماز با جماعت ادا فرماتے ہیں اور نجدی وہابی ائمہ کی اقتدا کرتے ہیں؟ — اگر جواب اثبات میں ہے تو وہابی نجدی خود بے ادب گستاخ ہوئے، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنا مقتدی بنالیا۔ اور اگر علیحدہ پڑھتے ہیں حجاب و اخفاء میں پڑھتے ہیں یا برسر عام؟ — یا جس عالم میں حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جلوہ گری ہے اسی عالم میں نمازیں پڑھتے ہیں؟

اب جواب دو اگر نجدی وہابی ائمہ کی اقتداء میں بحیثیت مقتدی نماز پڑھنے کے قائل ہو تو تم بے ادب گستاخ اور بے دین ہوئے۔ اور اگر یہ مانتے ہو کہ حضور عالم حجاب اور اخفاء میں نمازیں پڑھتے ہیں تو پھر یہی یقین و قیاس مولوی برکات احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی نماز جنازہ پڑھنے سے متعلق کیوں نہیں کرتے؟ — یا پھر یہ کہو کہ جیسا کہ ابھی بخاری شریف و مسلم شریف کی احادیث سے گزرا اور ثابت ہوا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لیے یہ عظمت شان رفعت نشان ہے کہ جب جماعت ہو رہی ہو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام جلوہ گری فرمائیں تو آپ امام کے بھی امام ہوتے ہیں اور امام آپ کا مقتدی ہوتا ہے۔ تینوں میں سے جس بات پہ ایمان لاؤ خود دام میں پھنستے ہو اور ہر نوع ہمارا موقف و مدعا ثابت ہوتا ہے اور وہابیہ کے طرز فکر کی قطعی نفی ہوتی ہے۔

گستاخی بے ادبی یہ ہے

دیوبندیو ـــــ وہابیو ـــــ نجدیو ـــــ

امام اہلسنت سیدنا اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی قدس سرہٗ پر اعتراض کر کے اپنی جہالت لاعلمی بے بصیرتی کا ثبوت فراہم کرنے والو بے ادبی گستاخی اور بے دینی یہ ہے۔ اخبار الجمعیۃ دہلی نے مشہور دیوبندی وہابی کانگریسی مولوی حسین احمد صدر دیوبند کے مرنے پر شیخ الاسلام نمبر شائع کیا۔ اس میں ہے:۔

جامع مسجد میں بوجہ جمعہ مصلیوں کا مجمع ہوا۔ مصلیوں نے فقیر سے فرمائش کی کہ تم حضرت خلیل اللہ سے سفارش کرو کہ حضرت (ابراہیم) خلیل اللہ علیہ السلام مولانا (حسین احمد) مدنی کو جمعہ پڑھانے کا ارشاد فرمائیں۔ فقیر نے جرأت کر کے عرض کیا تو حضرت خلیل اللہ علیہ السلام نے مولانا (حسین احمد) مدنی کو جمعہ پڑھانے کا حکم فرمایا۔ مولانا مدنی نے خطبہ پڑھا اور نماز جمعہ پڑھائی۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مولانا (حسین احمد) کی اقتداء میں نماز جمعہ ادا فرمائی، فقیر بھی مقتدیوں میں شامل تھا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک حمداً کثیراً۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام ضعیف العمر تھے ریش مبارک سفید تھی۔ (الجمعیۃ شیخ الاسلام مدنی نمبر صفحہ ۱۶۴)

معاذ اللہ حضور علیہ السلام مقتدی

قاری محمد طیب (سابق مہتمم مدرسہ دیوبند سے منقول ہے:۔

بھوپال میں موجودہ نواب کے والد کافی عرصہ سے بیمار تھے۔ ریاست کے ایک افسر نے جو اہلحدیث تھے خواب دیکھا..... کہ نواب بھوپال بطور امام آگے ہیں..... اور ان کے پیچھے بہت بڑی جماعت ہے جو نماز پڑھ رہی ہے اور ان (مقتدیوں) میں حضور اکرم (صلی اللہ علیہ وسلم) بھی شامل ہیں۔ افسر نواب کی یہ عظمت (کہ وہ

امام الانبیاء کے امام ہیں اور امام الانبیاء ان کے مقتدی ہیں) دیکھ کر بہت خوش ہوا۔

(بحوالہ روزنامہ انجام ۲۰ اگست ۱۹۵۷ء)

بتاؤ! ہر دو حوالہ جات قرار واقعی بے ادبی گستاخی اور بے دینی و بے ایمانی پر مبنی اور صریح تنقیص و توہین ہیں یا نہیں؟

بڑے پاک باز اور بڑے پاک طینت
جناب آپ کچھ ہمیں بھی جانتے ہیں

اہلسنّت کا مسلک و موقف

مولوی برکات احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے واقعہ خواب میں در اصل دیوبندی وہابی نجدی یہ برداشت نہیں کرسکے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نماز جنازہ میں شرکت وجلوہ گری فرمائی اس سے ان کا دین دھرم ذبح ہو کر رہ جاتا ہے جیسا کہ ہم نے قبل ازیں عرض کیا اس واقعہ کو بطیب خاطر مان لیں تو حضور علیہ السلام کو حیات النبی علم غیب کی دولت سے مالا مال، حاظر ناظر وغیرہم متعدد کمالات کا اقرار و اعتراف کرنا پڑتا ہے۔ لہذا انہوں نے اس واقعہ کو امامت و اقتداء کے غلط رنگ میں پیش کر کے شدید مغالطہ دینے کی ناکام کوشش کی۔

آیئے ہم ثابت کرتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام چاہیں اور کرم فرمائیں تو جہاں چاہیں تشریف لے جاسکتے ہیں اور رونق افروز ہوسکتے ہیں، ملک الموت کو یہ علم ہوسکتا ہے کہ شرق و غرب کے کس ملک کس شہر کس بستی میں کس کی روح قبض کرنی ہے وہ علم بھی رکھتا ہے اور چشم زدن سے بھی قبل پہنچ سکتا ہے۔ لیکن وہابیہ جامع جمیع کمالات اور جامع جمیع معجزات نبی اکرم رسول محترم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے یہ کمالات نہیں مانتا۔

آیئے وہ شواہد اور دلائل جو وہابیہ نجدیہ دیوبندیہ کو نظر نہیں آتے وہ مختصراً ہم پیش کیے دیتے

ہیں. ملاحظہ ہو.

امام حافظ الحدیث علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابونعیم و بیہقی ربعی بن حراش کی ایک روایت نقل فرمائی ہے جس میں انہوں نے اپنے بھائی ربیع بن حراش کے انتقال کے بعد ان کے نماز جنازہ میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی جلوہ گری اور تشریف آوری کا واقعہ نقل فرمایا ہے روایت حسب ذیل ہے. فرماتے ہیں:

واخرج ابونعیم عن ربعی قال کنا اربعۃ اخوۃ وکان ربیع اخی اکثرنا صلوٰۃ اکثرنا صیاماً وانہ توفی انحن حولہ اذا کشف الثوب عن وجھہ فقال السلام علیکم فقلنا علیکم السلام ابعد الموت؟ قال نعم انی لقیت ربی بعدکم فلقیت رباً غیر غضبان فاستقبلنی بروح وریحان واستبرق الا و ان اباالقاسم ینتظر الصلوٰۃ علی فعجلوا الی ولا توخرونی ثم طفی فنمی الحدیث الی عائشۃ رضی اللہ عنہا فقالت اما انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول یتکلم رجل من امتی بعد الموت قال ابونعیم حدیث مشہور واخرج البیہقی فی الدلائل وقال صحیح لاشک فی صحتہ.

(شرح الصدور ص۲۸ از علامہ الامام السیوطی علیہ الرحمۃ)

یعنی ابونعیم ربعی سے روایت کرتے ہیں کہ ربعی فرماتے ہیں ہم چار بھائی تھے اور میرا بھائی ربیع ہم سب سے زیادہ روزہ نماز کی کثرت کرنے والا تھا اس کی وفات ہوئی اس کے مرنے کے بعد ہم سب اس کے پاس بیٹھے تھے ایک دم اس نے منہ پر سے کپڑا ہٹایا اور السلام علیکم کہا. ہم نے وعلیکم السلام کہہ کے جواب دیا اور کہا موت کے بعد کلام؟ اس نے کہا ہاں موت کے بعد میں نے اپنے رب سے اس حال میں ملاقات کی کہ وہ غضبناک نہیں تھا میرے رب نے اعلیٰ درجہ کی نعمتوں اور ریشمی لباس کے حلیہ کے ساتھ میرا استقبال کیا. خبردار ہو جاؤ کہ بیشک

ابو القاسم حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ پہ نماز (جنازہ) پڑھنے کا انتظار فرما رہے ہیں تم میرا جنازہ جلدی لے کر چلو میرے لے جانے میں دیر نہ کرو۔ پھر سکرات موت کے ساتھ خاموشی اختیار فرمائی الخ ..... ابو نعیم نے کہا یہ مشہور حدیث ہے اور امام بیہقی نے بھی دلائل میں اس کی تخریج کی اور یہ کہا کہ حدیث ایسی صحیح ہے جس کے صحیح ہونے میں شک نہیں۔

قبر میں جلوہ آرائی

حدیث شریف میں ہے کہ:۔

قبر میں بندہ مومن سے سوال ہوتا ہے من ربک تیرا رب کون ہے؟ مسلمان جواب دیتا ہے ربی اللہ۔ پھر سوال ہوتا ہے ما دینک تیرا دین کیا ہے؟ مسلمان جواب دیتا ہے دینی الاسلام۔ پھر فرشتہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق سوال کرتا ہے۔ ماھذا الرجل الذی بعث فیکم۔ تم ان کے بارے میں کیا کہتے ہو جو تم میں مبعوث فرمائے گئے؟ مسلمان جواب دیتا ہے۔ ھو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ یہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

(مشکوٰۃ شریف ص ۱۲۴)

ایک اہم توجہ طلب بات

آج کل کے نومولود مصنف و مناظرین سیدنا اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کو جیسے ہتھکنڈے استعمال کرتے ہوئے بزعم خود حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی امامت کے دعویٰ کا الزام لگا رہے ہیں یہ الزام سیدنا اعلیٰ حضرت کے معاصرین اکابر دیوبند مثلاً مولوی رشید احمد گنگوہی مولوی خلیل احمد انبیٹھوی۔ مولوی محمود الحسن دیوبندی۔ مولوی اشرف علی تھانوی وغیرہم نے کیوں نہیں لگایا؟ کیا وہ

یں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا امام اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام میرے مقتدی تھے. مگر اس کے برعکس بعض شریر لوگ اور ان کے سربراہ اور ان سے وابستگان لوگوں میں اپنی قلم سے سیاہ کاغذ کر کے پھیلا رہے ہیں کہ ہمارے پیر ، حضرت ، امیر ، کے خواب میں حضور پُر نور رسول اکرم نبی محترم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو نماز پڑھانے ان کی امامت کرانے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام وصحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اپنا مقتدی بنانے کو فخریہ پیش کرتے ہیں اور امام اہلسنت سیدنا اعلیحضرت مجدد دین وملت فاضل بریلوی رضی اللہ عنہ کے الملفوظ کے اس خواب سے غلط وبے محل وبے ربط استدلال کرتے ہیں.

اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کے استدلال سے بھی قطعاً بے ربط وبے محل استدلال کر کے اپنی بگڑی بناتے ہیں. کاش کہ یہ لوگ ان ہر دو جلیل القدر صحابہ کرام رضی اللہ عنہما کے واقعات پر مشتمل عربی عبارات کے ساتھ پوری احادیث نقل کر دیتے تو اس دجل کا طلسم چاک ہو جاتا ہے ان کا یہ استدلال خود فریبی سے کم نہیں کیونکہ سیدنا صدیق اکبر عتیق اطہر رضی اللہ عنہ مقتدی ومکبّر ہو گئے تھے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام امام اور یہ نماز درحقیقت حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہی پڑھائی تھی اس کی تفصیل کچھ آگے آرہی ہے. باقی رہا حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کا واقعہ تو حدیث کے الفاظ یہ ہیں :-

عن ابا سلمه بن عبد الرحمن عن ابیه انه کان مع الرسول الله صلی الله علیه وسلم فی سفرٍ فذهب النبی صلی الله علیه وسلم لحاجة فادرکهم وقت الصلاة فاقاموا الصلاة فتقدمهم عبد الرحمن فجاء النبی صلی الله علیه وسلم فصلی مع النّاس خلفه رکعةً فلما سلم قال اصبتم او احسنتم.

(مسند امام احمد جلد ۱ صـ ۱۹۲)

ابی سلمہ بن ابی عبد الرحمن سے روایت ہے کہ حضرت عبد الرحمن ایک دفعہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہمراہ سفر میں تھے پس حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حاجت کے

لیے تشریف لے گئے تو ان سب پر نماز کا وقت ہو گیا پس نماز (جماعت) کھڑی ہو گئی اور حضرت عبد الرحمٰن بن عوف کو امام بنا لیا گیا۔ پھر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اندر تشریف لائے اور لوگوں کے ساتھ ایک رکعت پڑھی سلام پھیرا تو فرمایا کہ بہتر کیا تم نے اور بہت اچھا کیا۔

اس بات اور شریعہ پیر سے متعلق خواب میں دن رات کا فرق ہے۔ اول یہ جماعت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عدم موجودگی میں ہوئی۔ حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کو آپ کی غیر موجودگی میں امام بنایا گیا۔ حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے لاعلمی و بے خبری میں یہ نماز پڑھائی آپ کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی موجودگی و رونق افروزی کا علم نہیں تھا۔ حضرت عبد الرحمٰن بن عوف نے اپنی برتری کے طور پر اس واقعہ کو فخریہ بیان نہیں کیا نہ یہ کہا کہ مجھے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خود امامت کے لیے آگے بڑھایا۔ بلکہ اگر حضرت عبد الرحمٰن کو قبل از جماعت علم ہوتا کہ سرکار رونق افروز و موجود ہیں تو وہ ہرگز ہرگز امامت نہ کراتے جیسا کہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ امامت کراتے کراتے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تشریف آوری کا مشاہدہ کر کے مقتدی و مکبر ہو گئے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام امام ہوئے۔ بخاری و مسلم کی حدیث شریف کے الفاظ مبارک یہ ہیں:-

فجاء حتی جلس عن یسار ابی بکر فکان ابو بکر یصلی قائما و کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی قاعدًا یقتدی ابو بکر بصلاۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والناس یقتدون بصلاۃ ابی بکر۔

(بخاری و مسلم)

حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے ایام علالت و ناسازی طبع میں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نماز پڑھا رہے تھے اس حالت میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف لائے اور حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پہلو میں تشریف فرما ہوئے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام امام ہو گئے اور حضرت سیدنا صدیق اکبر اور تمام مقتدی حضور پرنور

صلی اللہ علیہ وسلم کے مقتدی ہو گئے۔

اسی طرح کا ایک اور واقعہ بھی بخاری شریف میں موجود ہے کہ:-

حضور نبی اکرم رسول محترم صلی اللہ علیہ وسلم بنی عمرو بن عوف میں صلح کرانے کے لیے تشریف لے گئے تھے اور نماز کا وقت ہونے پر حضور صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھانی شروع کی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف لائے اور صحابہ کی تصفیق کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہٹ کر (امامت کی جگہ چھوڑ کر) صف میں آ گئے اور سرکار دو عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے آگے بڑھ کر نماز پڑھائی۔

بتایا جائے ان واقعات اور شریر پیر کی امامت کے فخریہ واقعہ میں کیا قدر مشترک ہیں؟ ہر دو واقعات میں زمین آسمان کا اور دن رات کا فرق ہے۔

ملفوظات کے خواب پر اکابرِ اہلسنّت کی وضاحت

مذکورہ بالا تفصیل ہماری کوئی من گھڑت تاویل نہیں ہے آج سے بہت پہلے مسلمہ اکابر علمائے اہلسنت بھی ملفوظات میں مذکور خواب کی یہی وضاحت فرماتے رہے ہیں اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی امامت کرانے کے دعووں کو بے ادبی گستاخی قرار دیتے رہے ہیں، اس وقت ہم صرف دو ایسے مسلمہ معتبر اکابر اہلسنت کے حوالہ جات پیش کرتے ہیں جو سیدنا امام اہلسنّت حضور اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رضی اللہ عنہ سے شرف بیعت رکھتے ہیں اور بارگاہِ رضویت کے فیض پروردہ و تربیت یافتہ ہیں اور خلفاء شہزادگانِ اعلیٰحضرت کی خلافت و اجازت سے بھی مشرف ہیں۔

شیر بیشہ اہلسنّت

مظہر اعلیٰ حضرت علامہ ابوالفتح عبید الرضا مولانا محمد حشمت علی خاں صاحب قدس سرہ العزیز مناظرہ ملتان میں دیوبندی وہابی مناظر مولوی ابوالوفا شاہجہاں پوری کو اسی عبارت ملفوظات پر اعتراض کا جواب

دیتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں:۔

آپ نے اعلیٰ حضرت پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے امام بننے کا الزام لگایا یہ آپ کا جھوٹ ہے فریب ہے کذب ہے افترا ہے میں آپ کو چیلنج دیتا ہوں کہ آپ یہ الفاظ الملفوظ میں دکھا دیں دس ہزار کے مجمع عظیم میں آپ کو جھوٹ بولتے ہوئے شرم نہیں آتی آپ کو کیا خبر کہ ہم اہلسنت وجماعت کا عقیدہ ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ہر صفت ہر شان میں بے نظیر ہیں۔ نماز قائم ہو چکی ہو امام نماز پڑھا رہا ہو دنیا جہان کا کوئی شخص بھی اگر اس نماز میں شریک ہونا چاہے تو مقتدی بننے کے سوا کوئی چارہ نہیں لیکن حضور مالک دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اگر اسی نماز میں شرکت فرمائیں تو حضور ہی امام ہوں گے اور وہ امام سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا مقتدی بن جائے گا وہ ایسی بلند و بالا سرکار ہے جہاں امام بھی پہنچ کر مقتدی ہو جاتے ہیں۔ مدارج النبوہ اور بخاری شریف میں یہ واقعہ موجود ہے۔ سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نماز پڑھا رہے ہیں سرکار تشریف فرما ہوتے ہیں صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نماز میں پیچھے ہٹنا چاہتے ہیں سرکار انہیں منع فرماتے ہیں اور سرکار ان کی بائیں طرف ہو کر نماز شروع فرماتے ہیں اب حدیث شریف کے الفاظ کنا نقتدی بابی بکر وابو بکر کان یقتدی برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی ہمارے امام ابو بکر صدیق تھے اور ان کے امام حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے اب آپ کو (مولوی شاہجہانپوری) معلوم ہوا الملفوظ کی عبارت کا مطلب یہ ہوا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے نماز پڑھائی اور میں نے لوگوں کو نماز جنازہ پڑھائی اس پر حمد الٰہی بجالائے۔

(مناظرہ ملتان مطبوعہ مکتبہ مشرق کانکر ٹولہ بریلی شریف یو پی)

اجمل العلماء، اکمل الفضلاء حضرت علامہ شاہ محمد اجمل صاحب قادری رضوی حامدی اشرفی نعیمی

سنبھلی رحمۃ اللہ علیہ مصنف ردشہاب ثاقب (مرید مخلص سیدنا اعلیحضرت و خلیفہ برحق سیدنا حجۃ الاسلام مولانا شاہ محمد حامد رضا خاں بریلوی و خلیفہ مجاز حضرت شیخ المشائخ شاہ علی حسین اشرفی جیلانی کچھوچھوی و تلمیذ ارشد صدر الافاضل مولانا محمد نعیم الدین قادری رضوی مراد آبادی قدس اسرارہم فرماتے ہیں۔

نہ خواب میں یہ ہے کہ مولوی احمد رضا خاں (صاحب) کی اقتدا کرنے کے لیے تشریف لے جاتے ہیں نہ اعلیحضرت نے یہ لفظ فرمایا کہ میں نے حضور کی امامت کی (معاذ اللہ) یہ وہابی کا بہتان ہے..... جس عالم میں تشریف آوری ہے اسی عالم میں نماز ہوگی اور اگر وہ نماز باجماعت ہوگی تو اس کے حضور ہی امام ہوں گے حضور کی نسبت مقتدی ہونے کا گمان وہابی کا فساد اور اس کی بے علمی ہے۔ اگر خاص اس نماز میں حضور کی بھی شرکت مانے تو بھی حقیقی امامت حضور ہی کی ہوگی اور ظاہری امام بھی حضور کا مقتدی ہوگا وہابی (اور اب سیفی) جاہل کو یہ کیا معلوم کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اماموں کے امام ہیں جب تشریف لے آتے ہیں تو امام مقتدی ہو جاتے ہیں۔ کچھ علم ہوتا تو اسے خبر ہوتی بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے (یہ حدیث اوپر بحوالہ نقل ہو چکی ہے)۔

(کتاب رد سیف یمانی در جوف لکھنوی و تھانی ص۶۳)

ملفوظات کے خواب کی تفصیل و وضاحت میں اکابر اہل سنت کے اقوال و ارشادات تو مزید بھی نقل کیے جا سکتے ہیں مگر اختصار مانع ہے۔

بہر کیف ہمارا اس خواب کے متعلق وہی موقف ہے جو مسلمہ اکابر اہلسنت و تلامذہ اعلیحضرت کا ہے اور طائفہ سیفیہ کے مرفوع القلم قلمکار خواہ مخواہ اپنے پیر مبارک اخندزادہ کی خود ساختہ عظمت و بزرگی کو چار چاند لگانے کے لیے بے جا اعلیحضرت امام اہلسنت رضی اللہ عنہ کے ملفوظات میں مذکور خواب کا بے جان سہارا لیتے ہیں اور بلا وجہ ضد پالتے ہیں۔

الحمد للہ فقیر کی اس مختصر مدلل و جامع معروضات سے روز روشن کی طرح ظاہر ہو گیا کہ

کہ ملفوظات میں سیدنا مجدد اعظم سرکار اعلیٰ حضرت امام اہلسنّت قدس سرہ کے خواب والی عبارت بالکل بے غبار ہے۔

مولا تعالیٰ ضد و عناد سے بچائے آمین ثم آمین۔

وصلّی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ و نور عرشہ سیّدنا و مولانا ملجانا و مأوانا محمدٍ و آلہ و اصحابہ اجمعین۔

فقیر قادری محمد حسن علی الرضوی غفرلہ

انجمن انوار القادریہ

کی اسلام کا درد رکھنے والے مسلمانوں سے التجا

از قلم : مولانا محمد زاہد رضوی

خطیب و امام جامع مسجد انوار القادریہ' حیدر آباد کالونی جمشید روڈ نمبر3 کراچی

آج مسلمانوں کی حالت کسی سے پوشیدہ نہیں۔ افسوس مسلمانوں نے اسلام کی تعلیمات کو چھوڑ کر غیر کے طریقوں کو اپنالیا ہے یہی وجہ ہے کہ آج ہمارے معاشرے میں بے حیائی' ڈاکہ زنی' لوٹ مار' ماں باپ کی نافرمانی' اللہ اور رسول ﷺ کے احکامات سے روگردانی جیسے امراض جنم لے رہے ہیں۔ اگر ہم نے قرآن و سنت کے احکام کو اپنایا ہوتا تو آج ہمارا معاشرہ اسلام کا گہوارہ ہوتا۔ حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا میں تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑ رہا ہوں جب تک اس پر قائم رہو گے کبھی گمراہ نہ ہوگے (۱) قرآن (۲) حدیث (یعنی میری سنت)

درس قرآن اگر ہم نے نہ بھلایا ہوتا

یہ زمانہ نہ زمانے نے دکھایا ہوتا

تباہی و بربادی کے راستے پر چلتی ہوئی نئی نسل کو اسلام کے روشن راستے پر لانے کے لئے ضروری ہے کہ قرآن و حدیث کی تعلیم کو ملک بہ ملک گاؤں بہ گاؤں قریہ بہ قریہ عام کیا جائے۔

یہی ہے آرزو تعلیم قرآن عام ہو جائے

ہر اک پرچم سے اونچا پرچم اسلام ہو جائے

الحمدللہ انجمن انوار القادریہ ایک خالص دینی تحریک ہے انجمن کے زیر انتظام شہر کراچی میں کئی مقامات پر مدرسے بنام مدرسہ قادریہ رضویہ قائم ہیں۔

انجمن کے زیر اہتمام اس وقت 8 مدارس قائم ہیں جن میں تقریباً 1800 بچے اور بچیاں قرآن پاک حفظ و ناظرہ کی تعلیم حاصل کررہے ہیں الحمدللہ دارالعلوم انوارالقادریہ بھی قائم ہوچکا ہے۔ دو مساجد اور ایک جائے نماز بھی انجمن انوارالقادریہ کے زیر اہتمام چل رہی ہیں۔ ان تمام امور کی بجا آوری کے لئے سالانہ خرچہ تقریباً گیارہ لاکھ 11,00,000 روپے سے زائد ہیں۔

اسلام کا درد رکھنے والے مسلمان بھائیوں سے گزارش ہے کہ اپنے قیمتی لمحات میں سے کچھ وقت نکال کر کسی بھی مدرسہ میں تشریف لائیں اور اپنے قیمتی مشوروں سے مستفیض فرمائیں اور ہماری حوصلہ افزائی فرمائیں انجمن انوارالقادریہ اسلام کا درد رکھنے والے مسلمان بھائیوں سے التجا کرتی ہے کہ اپنی زکوۃ' خیرات' صدقات' ہدیہ' قربانی کی کھالوں وغیرہ سے انجمن انوارالقادریہ کی مدد فرمائیں اور آخرت میں اپنے لئے بے شمار نیکیوں کا ذخیرہ فرمائیں: یہ صدقہ جاریہ ہے انشاء اللہ بروز قیامت اللہ عزوجل کے حضور ڈھیروں نیکیاں عطا ہوں گی۔

شعبہ نشرو اشاعت

انجمن انوار القادریہ ٹرسٹ

مرکزی دفتر: حیدر آباد کالونی جمشید روڈ نمبر3 کراچی پاکستان

فون : 420306 / 421463 / 2435088

نعت شریف

کیسا ہے پیارا نام محمد ﷺ / کتنا ہے میٹھا نام محمد ﷺ

ڈوبا میں مجھ ڈوبتے کو / آجا بچا جا نام محمد ﷺ

آفت جو آئی فوراً ٹلی ہے / جس دم پکارا نام محمد ﷺ

میرا رہبر حامی و یاور / آقا و مولیٰ نام محمد ﷺ

قلب ویراں آباد فرما / آ جا بسا جا نام محمد ﷺ

ٹوٹے دل میں میرے تو آ جا / دید کرا جا نام محمد ﷺ

سنی نے بولا سنی ہی بولے / منکر نہ لے گا نام محمد ﷺ

لبوں نے چوما دل بھی جھوما / زباں پہ آیا نام محمد ﷺ

غوث و خواجہ رضا و اشفاق / سب کو ہے پیارا نام محمد ﷺ

وقت نزع ہے اے میرے جاناں / کلمہ پڑھانا نام محمد ﷺ

قبر اندھیری میں میری تو آنا / گور چمکانا نام محمد ﷺ

قبر و حشر میں میری مدد کو / آنا تو آنا نام محمد ﷺ

میدان حشر ہے اور ناتواں میں / دے دے سہارا نام محمد ﷺ

باہر زبانیں جس دن ہونگی / جام پلانا نام محمد ﷺ

شعلے نار کے اٹھے ہیں جاتے / پیارے بچانا نام محمد ﷺ

خستہ جگر میں الطاف کے آجا / آجا تو آجا نام محمد ﷺ

ابوالخیر محمد الطاف قادری رضوی

دنیائے سُنیت کا پیغام
نماز روزہ و دیگر فرائض واجبات اور سنتوں کی پابندی کیجئے۔
قرآن مجید کا ترجمہ کنزالایمان ضرور پڑھا کیجئے۔
گستاخان رسول و صحابہ اور اولیاء کے گستاخوں سے بچا کیجئے۔
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو حاضر و ناظر مانیے۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب کا پرچار کیجئے۔
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نام مبارک پر ضرور ضرور انگوٹھے چومیں۔
مساجد میں بوقت اذان صلوٰۃ و سلام پڑھنا رائج کیجئے۔
ہر جمعہ کی نماز کے بعد مسجدوں میں کھڑے ہو کر ضرور سلام پڑھیں۔
ہر مشکل میں یا اللہ عزوجل مدد یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدد کہا کیجئے۔
گیارہویں شریف نیاز فاتحہ اور دیگر معمولات اہل سنت پر عمل کیجئے۔
۱۲ ربیع الاول کے دن جلوس میں ضرور شرکت کیجئے۔
محفل نعت میں آیا کیجئے۔
اولیاء کرام کے مزارات پر حاضری دیا کیجئے۔
ناشر
شعبہ نشر و اشاعت انجمن انوار القادریہ جمشید روڈ نمبر 3 کراچی فون 2435088